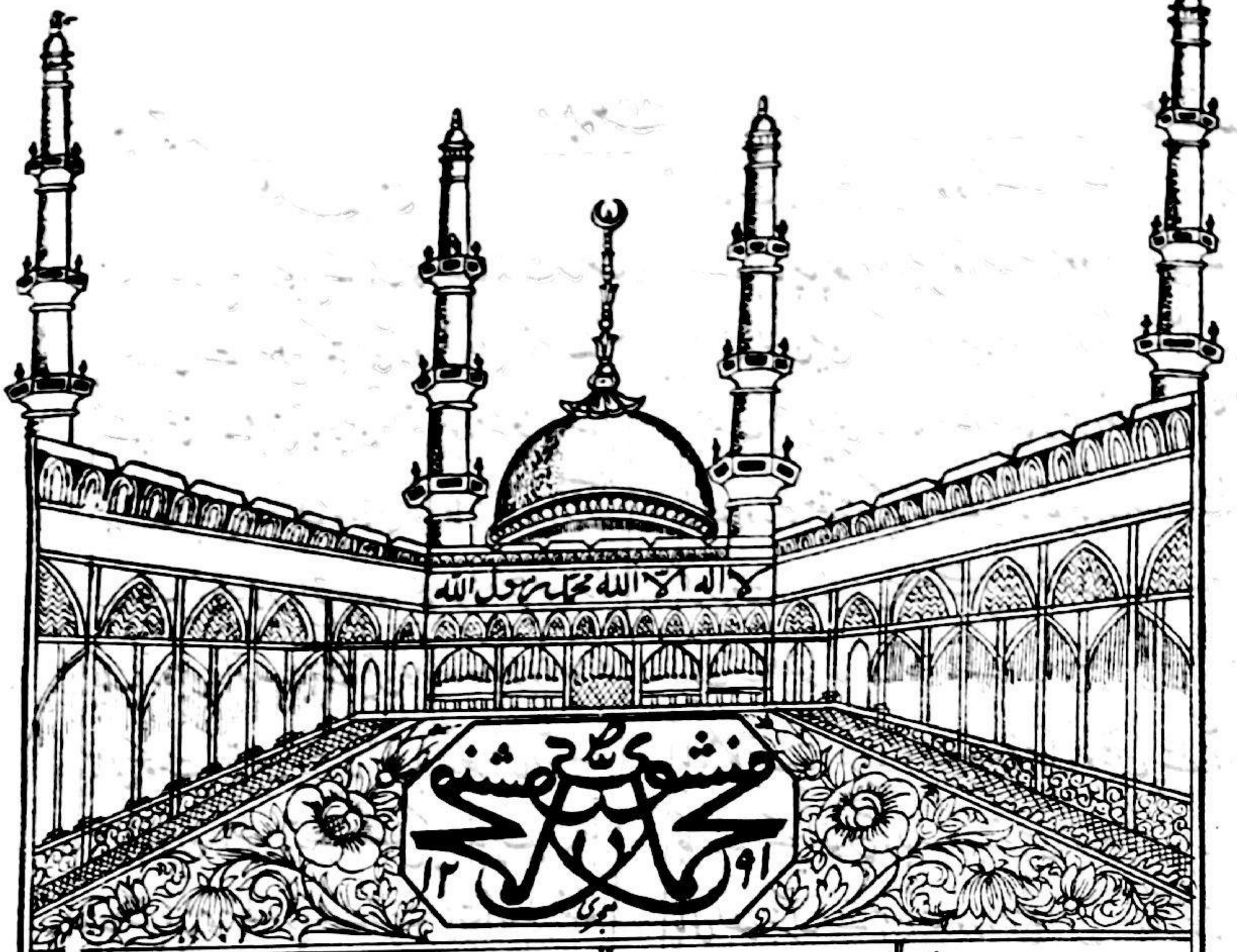

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت باناموریہ انجیل بتبجیل | گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ

نمبر | بسم اللہ الرحمن الرحیم | جلد

اشتہار

گوناگون تحمید اوس خدای واحد کو لائق ہی جو تثلیث کی تہمت سے منزہ اور عیوب ترکیب و تجسیم سے مبرا ہے - اور بوقلمون توصیف اوس خاتم النبیین سید عالم کو زیبا ہی جس کے مبشر خدا نے انبیای سابقین کو بنایا ہے -

بعد سپاس خلاق عالم و نعت جناب رسول اکرم شایقین حق پسند کو بشارت و معاونین دین اسلام کو اشارت ہو کہ یہ اخبار نامور روزگار عشرہ واری مہینے مین تین بار یعنے ۵ ۱۵ ۲۵ کو حلیۂ طبع سے محلی ہو جلوۂ اشاعت دکہاتا ہی - البتہ مقبول الطبائع اہل خبرت ہوتا ہے -

چونکہ اسکا طالب ہر ادنیٰ و اعلیٰ ہی لہذا اس پرچہ کی سالانہ قیمت بصیغۂ پیشگی ہم روپیہ ۲ ر مع محصول ڈاک مقرر ہے - مابعد المضاعف مگر ہر جنٹس گورنمنٹ در اجگانِ والا ہمم سے پیشگی سالانہ ۲ بارہ روپیہ اور مابعد المضاعف لیجائیگی -

اس اخبار مین مضامین تردید مذہب اہل تثلیث اور مفید عام مفت چھاپے جائینگے - اور مضامین مفید خاص فی سطر باجرت از طبع ہوا کرینگے - فقط -

مگر مولوی فقیر محمد صاحب نے صفحہ ۱۰ کے حاشیہ پر یون لکھا ہے کہ
یوحنا پیروان افلاطون مین سے تھا سیحی کا مذہب خراب کردیا
اور اسمین عقیدہ توحید باریتعالی کا نکالکر عقیدہ مہلہ تثلیث
مخترعہ افلاطون داخل کیا جواب اگر حافظ صاحب نے اس
انجیل کی نسبت کوئی اعتراض نہین کیا تو اوس سے یہہ لازم
نہین آتا کہ یہہ انجیل اوسکے نزدیک معتبر اور یوحنا ہی کی تصنیف
ہی کیونکہ وہ خود بطریق استغراق صیانت کی صفحہ ۱۲ مین لکھتے
ہین کہ اگرچہ انجیل کے سر ورق پر اون شاگردون کے نام لکھے ہوی ہین
کہ جنکے نام سے وہ کتابین مشہور ہین لیکن اس سے یہہ ثابت نہین
ہوتا کہ یہہ اناجیل انکی تصنیف ہین آہ - دیکھو حافظ صاحب نے
اول بطور مجموعی سب اناجیل کی غیر معتبری بیان کرکے اسکو
اثبات مین بطور نمونہ ایک دو اناجیل کے ذکر پر اکتفا کیا پس
اس سے کسطرح ثابت ہوا کہ یہہ انجیل اون کے نزدیک معتبر ہی
خیر اگر اونکی مجموعی تردید سے آپکی تسلی نہین ہوی تو آپ خفا
ہون اب سن لیجئے - اول تو خود اس انجیل کے باب ۱۱ ورس ۳۱
مین لکھا ہی - یہہ وہ شاگرد ہی جسنے ان کامونکی گواہی دی اور ان
باتون کو لکھا اور ہمکو یقین ہے کہ گواہی اوسکی سچی ہی دیکھو اس
سے صاف ثابت ہی کہ یہہ انجیل یوحنا کی تصنیف سے نہین کیونکہ
یہہ الفاظ - وہ شاگرد اور اسکی گواہی انجیل کے حق مین صیغہ
غایب سے - اور یہہ لفظ ہمکو یقین ہے الخ صیغہ متکلم سے صاف
اس بات پر دال ہین کہ لکھنے والا اس انجیل کا سوای یوحنا کے
اور کوئی شخص ہے یوحنا کو لکھی ہوی سے نقل کرتا ہی - دوم
بسیکلوپیڈیا جلد سوم کے صفحہ ۶ مین لکھا ہے کہ فرقہ
الوجین جو دوسری صدی مین نکلا تھا مثل ایبی نیس کے یوحنا کو
انجیل اور مکاشفات سے منکر ہوکر اوسکو الہامی نہین سمجھتا تھا
چنانچہ لارڈنر صاحب کی تفسیر کے صفحہ ۴۴۶ - اور مسٹر صاحب
کی تواریخ کے صفحہ ۳۷ مین اسکا حال مفصل لکھا ہی - پس جب یہہ
انجیل خود گواہی دی رہی ہے کہ مصنف میرا سوائے یوحنا کے
اور کوئی شخص ہے اور نیز فرقہ الوجین وغیرہ کے بڑے بڑے علم
فاضل اس کتاب سے منکر ہین کہ یوحنا نے اسکو نہین لکھا تو اسکی
غیر معتبری مین اب کونسا دقیقہ باقی رہ گیا - اور یہہ جو کہا کہ مولوی
فقیر محمد صاحب یون لکھتے ہین - یہہ بھی سراسر بہتان ہے کیونکہ
مولوی صاحب نے کچھہ اپنی طرف سے نہین لکھا بلکہ جان ڈیوپورٹ
صاحب کی کتاب سے جو اوسمین بحوالہ کاملٹ صاحب لکھا ہے
نقل کیا ہے چنانچہ اسیواسطے شروع حاشیہ پر کتاب مذکور کا
حوالہ بھی لکھدیا مگر چونکہ مجیب صاحب نے دیکھا کہ اگر جان ڈیوپورٹ اور
کاملٹ صاحب کا ایسا لکھنا ہمنے تسلیم کرلیا تو ناظرین اس اعتراض
کو بہت پختہ تصور کرینگے اور ہمکو مدلل جواب دینا مشکل ہوجائیگا
آڑ اس اعتراض کو مولوی فقیر محمد صاحب کے نام لگاکر باتون ہی مین
اوڑا دین سو ایسی چالاکیان اور دھوکہ بازیان مصنفین پر قورا
ظاہر ہوجاتی ہین - باقی آیندہ -

شکریہ

ہم بہت ممنون ہین جناب مولانا مولوی قاضی سراج الدین احمد صاحب
و جناب حکیم حاجی سید محی الدین شریف کے کہ جنکی سعی بلیغ سے
اس پرچہ کو نہایت ترقی حاصل ہوئی - اور مساعی
اس امر کی چاہتے ہین کہ اسکے آگے کو نمبر کے شکریہ مین ان

حضرات کے نام سہو اچھوٹ گئے تھے فقط۔

رسید زر قیمت اخبار ہذا

جناب شیخ خیر الدین صاحب سوداگر	۲	۱
جناب حکیم محمد شریف صاحب	۲	۱
جناب شیخ غلام حسن صاحب سوداگر پشمینہ	۴	۲
جناب میان اسد اللہ صاحب ممبر کمیٹی	۴	۲
جناب میان غلام حسین صاحب ابن خان محمد خان صاحب مختار	۴	۲
جناب سربلند خان صاحب	۴	۲
جناب شیخ الہ بخش صاحب سوداگر	۲	۱
جناب میان سکندر خان صاحب ٹھیکہ دار چونگی	۲	۱
جناب میان غلام رسول صاحب کلرک	۲	۱
جناب میان سجو صاحب کارخانہ دار پشمینہ	۴	۲
جناب شیخ امیر بخش صاحب ڈاکٹر شفاخانہ	۲	۱
جناب بابو وزیر خان صاحب ملازم نہر ڈیوزن	۴	۲
جناب محمد بخش صاحب سررشتہ دار محکمہ نہر	۲	-
جناب نواب علی محمد خاں صاحب بہادر رئیس سابق جھجر و لوہارو	۵	-
جناب ڈاکٹر حاجی سید محی الدین شریف صاحب عطیہ	۲۵	-
جناب نواب عزیز الدولہ خان صاحب بہادر	۵	-
جناب قاضی سرفراز علی صاحب میر مجلس انجمن اسلامی شاہجہانپور	۱	-
جناب مولوی امداد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس		
ہردوئی ضلع اودھ	۴	۱۲
جناب مولوی میانجی محمد بخش صاحب معلم مکتب دیسی کپورتھلہ	۴	۲

جناب محمد علی صاحب وکیل ہائی کورٹ ممالک مغربی و شمالی آگرہ	۳	-
جناب محمد علی خان صاحب محرر فوجداری محکمہ ڈپٹی مجسٹریٹ فتح گڑھ	۱	۱۲ ۶
جناب نواب میر مراد علی خان صاحب بہادر سکنہ پٹیالہ		
وایل یا ژ ضلع گلور محل	۴	۲
جناب مولانا مولوی ۔۔۔ صاحب	۹	۸
جناب میر فخر الدین صاحب نکوری	۱	۲
میان صاحب تاجر چرم مدراس شولہ	۱	۶
جناب میر زا سلطان احمد صاحب نادیان تحصیل بٹالہ	۳	-
جناب سید عبد الکریم صاحب عرف سیدجی میان صاحب	۴	۲
عبد الرشید صاحب نایب سررشتہ دار نہر	۲	-
منشی غلام رسول صاحب کلرک ضلع دفتر	۲	۱

رباعی غم

شاہنشہِ انبیا کا لختِ جگر
تاجِ سرِ اصفیا کا نورِ نظر
انصاف ہی اے چرخ جو وہ ہو پیارا
پانی کے بدل پلائیں آبِ خنجر

تمت

اشتہار

بشارت مثیل موسیٰ

یہہ رسالہ متبرکہ تصانیف عالم بیمثل فاضل جلیل مصداق علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل جناب مقبول بارگاہ لم یزلی مولانا مولوی چراغ علی صاحب مدظلہ العالی کے یہان نہایت عمدہ چھپکر تیار ہے۔

مولانا ے ممدوح نے اس رسالہ مین آنحضرت علیہ الصلوٰت والسلام کی ثبوت نبوت کو نہایت تحقیق و تدقیق سے ثابت کیا ہے۔ اور انگریزی۔ فارسی۔ عبرانی وغیرہ عبارتین بجنسہ نقل کی ہین تا مخالف کو تکذیب کی طاقت نہو۔

چونکہ ہر ایک شخص اس رسالہ کا خریدار ہونا ضرور ہے۔ لہذا قیمت اس رسالہ کی صرف ۲ نہ مع محصول ڈاک مقرر ہے۔ جن حضرات کو اسکی خریداری منظور ہو۔ اسم سے درخواست فرمائین۔ رسالہ مذکور اُن کی خدمت مین البتہ بھیجا جائیگا۔

اطلاع ضروری الاظہار

چونکہ جناب محمد خان صاحب سکرٹری زمرہ احباب بوجوہات تجارت۔ اکثر یہان حاضر نہین رہتے۔ لہذا خدمات علیا مین حضرات ناظرین و خریدارا تکو یہ التماس کیجاتی ہے کہ آپ جن حضرات کو کچھ خط و کتابت فرمانی منظور ہو۔ یا خریدی اس پرچہ کی مدنظر ہو۔ یا کوئی مضمون اس اخبار مین مندرج ہونے کے لئے ارسال فرمانی ہو یا زر قیمت پرچہ ہذا۔ یا کچھ روپیہ بطور حمایت بھیجنا ہو تو بندہ کے پاس ہی بھیجا جاوے۔ کیونکہ اس وقت سکرٹری صاحب مذکور الصدر کے عوض ممبران زمرہ کے طرف سے یہہ عاجز ہی مقرر ہوا ہے۔ امید قوی ہے کہ اس بابت سے ہمارے ناظرین کسی طرح سے رنجیدہ خاطر نہون گے۔

ثانیاً یہہ کہ جن حضرات کو ترسیل مبلغ منظور ہو تو صرف بذریعہ منی آرڈر۔ یا نوٹ مدراسی یا ٹکٹ نصف آنہ۔ ارسال فرمائین۔ وگرنہ اہل زمرہ کو نقصان ہونیکا احتمال ہے۔ و نیز خریدار حضرات خریداری کی رقم بھی ارسال فرمائین۔

ثالثاً یہہ کہ کوئی صاحب کسی قسم کا مکتوب ادھر روانہ فرمانا ہو تو اون کو چاہیے کہ بخط صاف مع توضیح نام و نشان تحریر فرمایا کرین تا کسی قسم کی دقت کارکنان مطبع کو نہو۔

رابعاً یہہ کہ مذہب اہل تثلیث کی تردید مین جو مضامین حوالہ قلم ہون تو اونمین اتنی بات کی رعایت ضرور ہے کہ کسی قسم کی سختی کلام مین نہونے پائے گو ہمارے مخالفین سے تشدد بھی واقع ہوتا ہو۔ اگرچہ سخت گوئی کی سزا سخت گوئی ہی متحقق ہے تو بھی بعوض سخت گوئی کلام ملایمت بہت ہی بہتر و انسب ہے۔ گستاخی معاف

المشتہر۔ محمد عبدالمجید سکرٹری زمرہ احباب

حسب الایماء زمرہ احباب نامدار۔ یہ رسالہ مبارکہ مجتبائی مین باہتمام سے محمد عبدالمجید کے چھپا

طلسمات

اخبار شمس النہار کابل کے ایک کارسپانڈنٹ صاحب بدخشان سے اسطرح لکھتے ہین کہ دس آدمی کافرستان کے باشندے فیض آباد مین داخل ہوکر مشرف باسلام ہوئے انمین سے ایک کا بیان ہے کہ ہمارا ملک بدخشان سے دو سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے اسکو سوڈا کہتے ہین اور وہ ایک درہ مین واقع ہے جہان تین قوم سوڈا۔ کوڈا۔ مانکا نامی سکونت رکھتے ہین اور تخمیناً تین ہزار گھر اس درے مین آباد ہین۔ اس درے کے متصل ایک نہایت بلند پہاڑ ہے جسکی بلندی سطح دریا سے قریب سات آٹھ ہزار فٹ کے ہے کہتے ہین کہ یہی پہاڑ کوہ ہمالہ کی شاخ ہے۔ اس پہاڑ مین ایک سوراخ بھی ہے۔ ہماری قوم مین یہہ رواج ہے جب ہماری مین سے کسیکی شادی ہوتی ہے تو اول عروس کو اس غار کے پاس لیجاتے ہین اور تین گھنٹے تک غار مین رکھکر اوس عروس کو پھر گھر کو لاتے ہین۔ چونکہ یہہ عادت منجملہ رسوم مذہبی سمجھی گئی ہے اس لئے نہ عروس اس غار کا حال کہتی ہے اور نہ شوہر یا کوئی خویش و اقربا عروس سے اس حال کو پوچھتے ہین۔ راوی کہتا ہے کہ میرا نام وان ہے جسوقت موافق مذہب میری شادی ہوئی تو دو سال کے بعد ایک مسلمان سوداگر میر چترار کی معرفت سے ہمارے ملک کو آیا اور اجناس تجارت لایا۔ مین ہر وقت اُسکے پاس جایا کرتا اور وہ سوداگر پوشیدہ پوشیدہ مذہب اسلام کو تلقین مجھکو کیا کرتا چونکہ مجھکو میری عورت منکوحہ کے ساتھہ

نہایت محبت تھی جو کچھہ سوداگر سے مین سنتا میری زوجہ سے کہتا چنانچہ عرصہ چھ ماہ کے بعد اس سوداگر کی تلقین سے ہم دونون مین اثر کیا اور خفیہ مسلمان ہوگئے ایک دن مین فرصت پاکر میری عورت سے پوچھا کہ اس غار کا کیا حال ہے اور اسکی حقیقت کیونکر ہے۔ یہہ سنکر عورت نے جواب دیا کہ جسوقت اس غار مین پچاس قدم کا فاصلہ طے ہوتا ہے تو ایک بت عظیم القامت نظر آتا ہے اور اس کے پاس ہی میٹھے پانی کا ایک چشمہ نظر آتا ہے ہمارے قوم کی عورتین پہلے وہان جاکر بت کے پاؤن کو بوسہ دیتے ہین اور پھر اُس چشمہ کا پانی بطور تبرک پیتے ہین علاوہ اس کے اس بت کی شمال طرف ایک روشنائی نظر آتی ہے لیکن مین وہان نہ گئی کیونکہ کوئی عورت ہمارے قوم کی وہان جاتی ہے۔ جسنے عورت سے یہہ حال سنا تو اس حال کے دریافت کا اشتیاق ہوا اور چونکہ مذہب اسلام پر مین۔ بالکل ثابت قدم اور میرے دلمین اسکا نہایت اثر تھا۔ مذہب اولین کو صرف ضلالت کا ڈھکوسلہ جان کر ایک روز صبح کچھہ توشہ لیکر اس غار کی طرف گیا اور تاریکی مین اسطرح سے کہ کوئی مجھکو نہ دیکھے اسکے اندر درآیا۔ کیا دیکھتا ہون کہ سچ مچ ایک عظیم القامت بت بصورت زنانہ طلا یا برنج سے بنایا گیا اور ایک شیرین چشمہ موجود ہے اور یہہ چشمہ صرف پتھر کا بنا تھا۔ ہماری قوم مین اُس بت کی نسبت یہہ خیال ہے کہ وہ معاذ اللہ ماما حوا ہین اور یہہ چشمہ انہار بہشت کا ایک چشمہ ہے پس اسی خیال سے اس غار مین مردون کا جانا موجب سبکی ماما حوا سمجھا جاتا ہے

اس کے بعد مین اس رہنمائی کو دریافت کے لئے روانہ
ہوا دیکھا کہ درمیان مین ایک پتھر حایل ہے اپنی زور و قوت سے
اسکو وہان سے ہٹا دیا اور بقدر آمد و رفت ایک آدمی کی
راہ کھولکر آگے بڑہا تو دیکھا ایک عمارت ایسی وہان بنی ہے
اسمین داخل ہوکر کیا دیکھتا ہون کہ لوہے سے بنی ہوئے
خم جن مین شیرہ انگور بھرا تیار رکھی ہین اور اون کے اندر ہر ایک
مین ایک ایک مردہ رکھا ہی نہایت قوی ہیکل کہ جسکے سر کے برابر چھ
آدمیون کا سر نہوگا - جب مین نے شمار کیا تو تین سو اسی خم
پائے - وہ عمارت سنگ سرخ و سیہ سے بنی ہوئی تھی اور سونا ری
اور لوہاری کی آلات و ہتیار اسمین رکھے ہوئے تھے - علاوہ اسکے
مین نے اور تین بڑی بڑی عمارتین دیکھین کہ جنکو قفل لگے تھے
چونکہ مین تنہا تھا ان عمارتون کے اندر جانے سے خوف کیا
اور میری جرات اس امر کی مقتضی نہوئی کہ قفل کھولکر اندر جاؤن -
ایک مکان کے متصل متواتر جرس کی آواز سنی - غرض شام کو واپس
آگیا - اور یہہ میرے نوساہیون کو جو میری تلقین و ترغیب سے
حنیفہ مسلمان ہوگئے تھے اسکا ذکر کیا تو وہ بھی میرے ساتھ
شامل ہوگئے آخر ہمنے دل مین یہہ تجویز کرلی کہ وہان جاکر
قفل مکانات کو توڑین اور اندر جاکر وہان کی حالات پر مطلع ہون
لیکن چونکہ اس قوم مین غار کے اندر جانے کی سخت مناہی تھی اور اگر
کوئی شخص داخل غار ہوتا تو اسکا قتل روا تھا اس لئے ہم نے یہہ سوچ لیا
کہ غار مین جاکر پھر اس ملک مین واپس نہ آئین - بلکہ کہین گریز کر
جائین - اتفاقاً ان دنون وہ عورت عارضہ بخار مین مبتلا تھی
اور کچھہ عرصہ مین وفات پائی میرا دل اس ملک کافرستان سے

اوچٹ گیا اور وہان کا رہنا بار معلوم ہوا - غرض ہم سب اس غار مین
داخل ہوئے اور بہت مشقت کے بعد ایک مکان کا قفل کھولے
جہان سے جرس کی آواز آرہی تھی اس مکان کی چھت سطح سے دو
ہزار فٹ بلند تھی ہم نے دیکھا کہ مکان کے اندر پندرہ
من کی ایک جرس لگی ہے اور ایک منٹ کے بعد اسمین سے آواز
نکلتی ہے - اس مکان مین برنج اور سنگ سے بنی ہوئے بہت سے
بت تھے اور سارا مکان بوی مشک سے دماغ کو معطر کر رہا تھا
اس مکان کے اندر بہت سے صندوق بھی پڑے تھے لیکن ہمنے
خیال نکیا کہ کہتے ہین قیاس چاہتا ہے کہ ہزار دو ہزار تھے -
جب جرس کے جانب ہمنے نگہ کی تو اسکی حرکت کسیطرح خیال مین
نہ آئی شاید کچھہ طلسم کا کارخانہ تھا - اسکے بعد دوسرا دروازہ
کھولا کیا دیکھتے ہین کہ ایکسو گھوڑے طویلہ مین آخور پر کھڑے
ہین - بادی النظر مین ہمنے اون کو سچ مچ گھوڑے سمجھا مگر تامل
کے بعد معلوم ہوا کہ پتھر کے تراشے ہین - اس مکان کے شمال
طرف جب ہم گئے تو وہان ایک چشمہ آب شیرین و سرد کا نظر
آیا مگر معلوم نہوتا تھا کہ اس چشمہ کا پانی کہان جاتا ہے - اسکے
متصل ہی ایک سوراخ ۷ فٹ کا نظر آتا تھا جہان سے روشنی
دکھائی دیتی تھی اور متصل چشمہ ایک پچرس کا بت جسکے سر پر
تاج شاہی اور کمر مین شمشیر لگی تھی اور جسکا قد دس فٹ
بلند تھا دو زانو بیٹھا ہوا تھا اور اسکی آنکھہ سنگ سرخ سے
بنے تھے تعجب تو یہ تھا کہ یہہ بت چشم انسان سا پلک مارا کرتا
تھا ہمنے ہر چند غور کیا لیکن اسکی حکمت سے آگہی نہوئی - پھر
اس مکان کو بند کر ہم ایک تیسرے مکان کو جو سب سے زیادہ بلند

وسیع تھا روانہ ہوئے اس مکان مین تین دہلیز تھے اور ہر ایک
دروازے پر سپاہی مسلح نظر آئے نزدیک جاکر جو دیکھا تو پتھر
کے بت تھے یہہ مکان کے اندر چلے تو اس مکان کی آرایش اور ہی نظر آئی صحن
خانہ مین سنگ مرمر و سرخ و سپید پتھرون کا فالین بچھا ہوا تھا اور
اوس فرش کے اطراف تخمیناً چار سو کرسیان قرینہ سے لگی تھین اور
ہر ایک مین ایک بت بصورت انسان قبضہ شمشیر ہاتھ مین لئے ہوئے
شان و شوکت سے بیٹھا تھا۔ اور جب اور بڑھے تو اس مکان کی
طلسم شان کی مغرب رخ ایک تخت ہشت پایہ نظر آیا اور یہہ تخت ۹ فٹ
کی بلندی پر تھا۔ تخت پر ایک تصویر تیس ۳۰ فٹ بلند نظر آئی جسکا لباس
مکلل اور تاج نقرئی سر پر دہرا تھا ہماری خیال مین اس تصویر کو
دیکھکر یہہ بات آئی کہ شاید یہہ بادشاہ ہی اس گھر مین مشک کے
بوکثرت سے آتی تھی اور تخت کے قریب دو بچے وہ بھی پتھر کے ایسے
نظر آئے کہ اُن کے دیکھتے ہی ہمنے سمجھا کہ یہہ دونون بادشاہ کے
فرزند ہین غرض اس طلسمات کو ہم سب دیکھکر ستائیس دن
کے عرصہ مین بسبب کثرت برف کے یہان پہنچے۔ فقط۔

منشور محمدی واللہ اعلم یہہ کیا امر ہے۔ قدرت خدا
مین دم مارنیکا یارا نہین۔ الاقیاساً یہہ خبر یارون
کی کثرت معلوم ہوتی ہے۔ قصۂ حاتم طائی۔ اور چار درویش
کا اس سے البتہ ثبوت ہو سکتا ہی۔ فقط۔

مجلس فیئو شہر بمبئی

یہہ مجلس تاریخ ۱۰ فبروری سنہ حال کو واسطے مہاراجہ
ہولکر و اعیان دولت کے مکان مین از جانب مسٹر منگل ... کے
منعقد ہوئے تھی جسمین تمام شہر بمبئی کے ... ہوئے

جمع ہوئے اور مہاراجہ مذکور کے سامنے بہت سے شکریہ
محضر اڈریس اور اون کے عدل و انصاف کی توصیف مین بہت سے
کلمات پڑہے گئے قریب ایک دو ساعت کے یہہ مجلس رہی بعدہ راجہ
صاحب مذکور نے کچھہ تھوڑا اپنی زبان سے اہل مجلس کا شکریہ ادا کیا
اور مرخص ہوئی مجلس بھی اوسیوقت تمام برخاستہ ہوئی۔ اوس مہاراجہ
مذکور کے دیوان بڑی صاحب سلیقہ علم دوست ہین اور انکی پیشکار بھی بڑے
قابل صاحب تدبر ہین فقط + کارسپانڈنٹ صاحب قاسم الاخبار

بمبئی

اب اس شہر مذکور مین ایک آہنی سڑک بڑی بڑی ساستون سے نکلی ہی
اور عمدہ عمدہ جائی سے یہہ سڑک جانیوالی ہے ابھی قلابہ سے تا
قلعہ اور قلعہ سے تا پاؤن دھونی قریب بھینڈی بازار تیار ہوئی ہے اور
ایسا سننے مین آتا ہی کہ یہہ آہنی سڑک بھینڈی بازار سے تا اسٹیشن
ریل بھائی کھلا اور وہان سے تا باغ رانی صاحبہ اور کالبے ہوتے ہوئے
ریل روڈ تک جاویگی لیکن ابھی تک اسپر گاڑی آئی نہین بعضے کہتے ہین
گھوڑا آویگا ابھی کچھہ معلوم نہین ہوتا ہے کہ کیا ہی لیکن اس آہنی
راستہ کی کمپنی نے خوب اپنی منفعت کے لئے یہہ کام نکالا ہے اور
میونسپل کے درمیان راستہ کو کرایہ بابت ایکہزار روپیہ مہینا دینا
مقرر کیا ہی اور تمام گاڑی گاڑی اور اسی کے ہانکنے والون بیچارون
کو ناحق ایذا پہنچایا ہے دیکھنا آیندہ کیا ظہور مین آویگا

محنت کے بابت

خدا تعالی نے زمین کو ایسی زرخیز پیدا کیا ہی کہ ہر ایک چیز جو ہمارے
آرام اور خوشی کے لئے درکار ہی اوس سے مل سکتی ہی لیکن کوئی
چیز ہماری بہبودی کی خود بخود اوس سے بکثرت نہین ملتی بلکہ

ایسی تھوڑی بہی جو کام مین آسکے بدون محنت انسان کے
دستیاب نہین ہوتی مثلاً غلہ کھانے سے پہلے اول بویا جاتا ہی
پھر کاٹا پڑتا ہے پھر خوشون سے نکال کے صاف کیا جاتا
ہے تب کار آمد ہوتا ہے اور یہہ سب کام محنت سے ہوسکتے ہین
بیش بہا قیمت کی چیزین مثل سونے اور چاندی اور لوہے
اور تانبے کی کان مین سے نکلتے ہین جن سے روپئے اور پیسے
اور ظروف وغیرہ بنتے ہین پھر بغیر کہودائی اور گلائی اور صفائی
کے وہ بہی نہین حاصل ہوتین کپاس اور اون اور ریشم کے
کپڑون سے انسان کا بدن ڈہانپا جاتا ہے اور عجیب و نفیس
پوشاکین بنتی ہین لیکن بدون محنت کے انکا بننا ممکن نہین
کاتنے اور بننے مین جو جو محنتین ہوتی ہین واضح ہین اور زمین
چیزون کی پیدائش اور بیوپار کی افزایش مین خاص و عام کی
دولت کی بنیاد ہے۔ پس جو کوئی خوراک اور پوشاک اور
دولت کا خواہان ہووے تو چاہیے کہ اون چیزون کے
پیدا کرنے مین محنت کرے ہان اگر دل یا بدن کیسکا نہایت
کمزور یا کسی بیماری کے سبب سے ناقص ہو تو البتہ لاچاری
یا کسی نے اپنی محنت یا دوسرون کا ترکہ لینے سے اسقدر دولت
جمع کرلی ہو کہ اوسکو کسی چیز کی پروا نہی ہو اور آیندہ کے لئے
افزایش کا شوق بہی نہ رکہتا ہو تو محنت نکرے تو مضایقہ نہین
جو آدمی کام نکرے اور غرور و درختون کے پہلون یا جنگلی جانورون
کے شکار سے اوقات بسر کرین وہ وحشی کہلاتے ہین۔
جیسے کہ امریکہ کے کافری اور آسٹریلیا کے اصلی باشندے
ہین۔ ہندوستان کے اگلے باشندے بہی ایسے ہی تھے۔

ایسے لوگون کی زندگی کا طریقہ نہایت خراب ہوتا ہے کسی طرح کو
آرام کا کہانا، پینا یا پیش کا کپڑا اونکو میسر نہین ہوتا بلکہ تمام کے
ایام مین بسبز کہنے وغیرہ کے ہزاردن ایک لقمہ بہوکر کے
مارے مرجاتے ہین ایسے وحشی ملکون مین ایک میل مکسر مین
ایک آدمی کا گذارہ ہونا بہی مشکل ہوتا ہے۔
جو لوگ محنتی ہوتے ہین اونکو زندگی کا لطف اور کہانے
پینے کا مزہ اور ہر ایک طرح کا آرام حاصل ہوتا ہی۔ قسم قسم
کے دانے بوتے ہین گائین بہینس وغیرہ جانورون کو پالتے
ہین اور عمدہ عمدہ عالیشان مکانات تعمیر کرتے ہین غیر
ملکون سے اپنے آرام کی چیزین جہازون مین لادکے لے
آتے ہین اس سبب بہت چیزین جو اون کے ملک مین نہین
پیدا ہوتین اونکے استعمال مین آتی ہین وحشیون کو یہہ آرام
ہرگز نصیب نہین ہوتے غرض جسقدر آدمی محنتی ہوتا ہے
اوسیقدر آرام اور عیش کی چیزین اوسکو زیادہ ملتے ہین۔
جرمن۔ الدمان۔ فرانس۔ ڈچ۔ برٹش۔ یہہ سب قوم
پہلے زمانہ مین وحشی ہوتے تھے اسی سبب سے مواد آرام اور
سامان عیش اون کو پاس بہت ہوگئے۔ ان ملکون کے ایک میل
مکسر مین تخمیناً تین سو بستی ہی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
جس ملک مین جسقدر محنت بڑہتی ہے اوسیقدر آدمی بہی بڑہتے
ہین اور اوسیقدر آرام اور خوشی حاصل کرتے ہین برخلاف
اون ملکون کے جنمین لوگ سست اور بیکار رہتے ہین۔ یہی
قاعدہ ہر ایک آدمی کا ہی وہ جو کام نہین کرتا اور اپنے حصہ
کی محنت بجا نہین لاتا محتاج رہتا ہے اور جو کام کرتا ہے وہ

اپنی زندگی کی معیشت اور جسم کا آرام دنیا سے حاصل
کرتا ہے۔ پس آدمی کی ترقی اوسکے کاروبار اور پیشہ مین محنت
کرنے پر موقوف ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے یہی قاعدہ مقرر کیا کہ
ہر ایک اچھی چیز محنت سے حاصل ہو تو محنت بھی آدمی کی
واسطے مفید اور پسندیدہ ٹھہرائی۔ جب تک ہمکو کوئی کام
بدن کے لئے اور شغل دلکی لئے میسر نہو تب تک
تندرستی نہین حاصل ہو سکتی اور نہ ہم خوش رہ سکتے
ہین۔ لیکن حد سے زیادہ محنت اور فکر بھی نچاہئے ورنہ
قوت جسم کے بالکل کھوئی جاویگی اور قوت دلکی بھی جاتے
رہیگی اور کسی نہ کسی قسم کے آزار مین گرفتار ہو جاوینگی
جو سستی کے انجام سے بھی بدتر ہو طبیب کہتے ہین کہ
ہر روز اتوار کے سوا اوس گنہٹہ اچھی محنت پر صرف کرنے
تندرستی اور آرام کے مناسب ہین اور اس سے زیادہ مضر

انکار معجزہ

آیات مندرجہ ذیل سے واضح و آشکارا ہی کہ مسیح مصلوبی نے
معجزہ سے بالکل انکار کیا ہی چنانچہ دیکھو متی کی انجیل ۱۶
باب آیت ۱ سے ۵ تک اور فریسیون اور صدوقیون نے پاس
آکے اور امتحان کر کے اوس سے چاہا کہ اونہین آسمانی
نشان دکھاوے ۲۔ اوس نے جواب دیکے اونہین کہا کہ شام
کو تم کہتے ہو کہ پر چھا ہوگا کیونکہ آسمان لال ہے اور ۳ صبح کو
ہے۔ ای ریاکارو تم آسمان کے صورت مین امتیاز کر جانتے ہو
پر وقتون کی نشانیان نہین دریافت کر سکتے ہم۔ ایک
بری اور حرامکار قوم نشان ڈھونڈھتی ہے پر کوئی نشان

اونہین نہ دیا جائیگا مگر یونس نبی کا نشان اور وہ اونہین
چھوڑ کے چلا گیا۔ چلو جی قصہ تمام شد اب ناظرین ذرا
ذرا اوپر متوجہ ہو کر غور فرماوین کہ نبی کی نبوت دو طور سے
ثابت ہوتی ہے اول پیشین گوئی دوم معجزہ سو پیشین گوئی کا
یہان تذکرہ نہین ہی کیونکہ اس باب مین انشاء اللہ تعالیٰ پھر
کبھی کوئی مضمون تحریر نہوگا مگر معجزہ کا ذکر المختصر کیا جاتا ہی سو
جناب مسیح نے معجزہ سے دیکھو کیسا انکار فرمایا ہی پھر ایسے وقت
مین فریسی اور صدوقی امتحاناً اوس سے آسمانی نشان دیکھنا
چاہتے تھے اسوقت وہ اپنی حجت کو پورا کرتے تاکہ وہ بھی جانتے
کہ بیشک یہہ سچا نبی ہی افسوس بعد جنگ مشت بروہان خورد نا
اور سوالی دیگر جوابی دیگر کا معاملہ ہوا کہ وہ آسمانی نشان اوسے
سے چاہین آپ اون کو فرماتے ہین کہ شام کو تم کہتے ہو کہ
پھر چھا ہوگا کیونکہ آسمان لال ہے اور آخر کو یہہ جملہ سنایا
کہ ایک بڑے حرامکار قوم نشان ڈھونڈھتی ہے پر کوئی
نشان اونہین نہ دیا جائیگا ان آیات مذکورہ بالا سے صاف
ہویدا ہی کہ جناب مسیح مصلوبی صاحب نے ایک معجزہ بھی نہین دکھلایا
ہی تو یہہ آیات منسوخ اور بے الہام تصور کرنے پڑینگی۔ اب ایک
شرط اور علامت نبوت کی جو معجزہ ہے وہ مسیح مصلوبی مین بالکل
نہ پائی گئی پھر کسطور سے اون کو نبی بھی انا جیل کے رو سے
مانا جائیگا اگر کوئی عیسائی ہمین اونکی اور معجزہ سنا دی سو
اوپر یہہ مثل صادق ہوگی کہ مدعی سست گواہ چست خرد
بدولت صاف انکار فرماتے ہین اور عیسائی صاحب اوپر معجزات
کا اہتمام جماوین۔ اور یونس نبی کی طرف جو اشارہ کیا

گیا ہی اوسکی تاویل اگر کوئی عیسائی کرے کہ جیسے یونس تین
دن مچھلی کے پیٹ مین رہا اسی طرح مسیح قبر مین رہا اور پھر
زندہ ہوگیا ہے اسکا ثبوت بھی اون کا ذمہ ہی کیونکہ ہم کیونکر
اسبات کو بیجا بتلائین کیا دلیل اس معجزہ کی اون کے پاس ہی اس
وقت مسیح نے صاف انکار کیا آیندہ معجزہ دکھلانے کا وعدہ
فرمایا کیونکہ اگر وہ زمانہ حال مین معجزہ دکھلاتے تو ضرور زمانہ
مستقبل مین اونکا قول قابل اعتبار ہوتا اور اون کے معجزہ کو سب
جانتے علاوہ اس کے قبر مین سے زندہ ہونا اونکا انجیل متی کی
رو سے مشتبہ ہی دیکھو متی کی انجیل ۲۷ باب ۶۳ ورس اور کہا
تم کہو کہ اوس کے شاگرد رات کو جب ہم سوتی تھی آئے اوسے
چرا لے گئے ۶۴ اسواوہنون نے روپئے لیکر جیسے سکھائی
گئی کیا اور یہہ بات آج تک یہودیون مین مشہور ہی۔
قطع نظر اسکو مسیح مصلوبی کو دعوی ابن اللہ اور خدائی کا
تھا خاطر کر کیونکر زندہ ہوگیا۔ باقی آیندہ رقم سرزد

بقیہ جواب نور افشان

۱۴۔ لیکن اونکا فہم تاریک ہوگیا کیونکہ آجتک پرانے عہدکو
پڑھنے سے وہی پردہ رہتا ہی اور اٹھ نہین جاتا اس لئے
کہ وہ پردہ مسیح سے جاتا رہتا ہی پر آجتک جب موسیٰ کی کتاب
پڑھی جاتی ہے تو وہ پردہ اون کے دلون پر پڑا رہتا ہی
انتہی۔ اب دیکھئے کہ پولوس مقدس کے نزدیک توریت ایسی
ہے کہ اوسسے حق نہین معلوم ہوتا۔ پھر نامہ برانیان کے باب
دوازدہم مین لکھا ہے۔ پس ہمکو اس لئے کہ کمزور اور بے
فائدہ تھا اوٹھ گیا۔ پھر اوسی نامہ کے باب ۱۵ ورس مین فرماتے

ہین۔ اگر پہلا عہد بے عیب ہوتا تو دوسری کی جگہ کی تلاش
نہوتی انتہی۔ یہان مقدس صاحب کے نزدیک توریت عیناک
اور اوسکے احکام بالکل بیفائدہ ہین یہہ تو مرید صاحب کا
ارشاد ہی۔ اب پیر صاحب کا حال سنئے۔ انجیل یوحنا کے
باب ۱۰ ورس ۸ مین ہی کہ جتنے مجھسے اگے آئے چور اور رہزن
ہین اور بھیڑون نے انکی نہ سنی انتہی۔ مقدس صاحب نے تو صرف
موسیٰ کی بیعزتی کی تھی مگر جناب مسیح صاحب جب رتبہ اسقدر
بڑھے کہ سب پیغمبرون کو چور اور ڈاکو بنایا۔ لارڈ نر اپنی تفسیر
کی جلد سوم کے چھٹے حصہ مین عقیدہ فرقہ مانے کینز کے بیان
مین لکھتا ہی کہ جیروم ہمکو اطلاع دیتا ہے کہ بشپ مانی بانی
اس فرقہ کا کہتا تھا کہ قول جناب مسیح کا جو باب ۱۰ ورس
انجیل یوحنا مین ہے خصوصاً موسیٰ کے حق مین ہی۔ اور فاسٹس
کہتا ہے کہ ہمارے خدا نے اس قول سے اشارہ طرف موسیٰ کے
کیا ہی انتہی۔ پس جب ان حضرات نے یہہ کہہ جناب موسیٰ اور
انکو کتاب کے حق مین کہا تو جناب مصلح صاحب نے اگر ایسا کہا تو
کونسی زیادتی کی حق تو یون ہے کہ انھون نے پیروی اپنے
مرشدون کی کی اگر وہ ایسا نہ کہتے تو ضرور تھا کہ عیسائیون
مین سے نکالے جاتے اور مصلحاون کا نام نہ ہوتا۔
پھر صیانت مین لکھا گیا تھا کہ ماد ماد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
نام ہے۔ مجیب صاحب فرماتے ہین باب حافظ صاحب اپنی
بے علمی ظاہر کرتے ہین کہ ماد ماد کے معنے محمد ہین علامہ صاحب موصوف
نے کس لغت مین یہہ معنے دیکھے ہین جواب ہنوز ان با انصاف
صفحہ ۵۰ کتاب مذکور مین دیکھہ لین کہ مصنف صاحب نے کہان

کہان لکھا ہے کہ ماد ماد کے معنی محمد ہین بلکہ یہہ لکھا ہے
ماد ماد کا محمد نام ہے مجیب صاحب کو چاہیے کہ اضافت کو
کام فرماوین - پھر صیانت مین لکھا گیا تھا کہ اہل اسلام نے
ایسو دلیلین تحریف اناجیل کے باب مین پیش کین کہ بجز
اقرار کسی سے جواب نہو سکا - مجیب صاحب پرچہ مطبوعہ ۴
۱۸۷۳ء مین تحریر فرماتے ہین کہ یہہ بات غلط ہے -
جواب یہہ نہایت حق پوشی ہے کہ ہر ایک بات کو کہدینا
کہ غلط ہے صاحب صیانت نے تو اپکے معتبر مفسر ہادن صاحب
کا قول جس سے محرف ہونا اناجیل کا صریحًا ثابت ہوتا ہے
نقل کر دیا ہے اوسکو دیکھکر جواب دیجیے - پھر صیانت مین
لکھا گیا تھا کہ ہنجیا سے یہہ معلوم نہین ہوتا کہ وہ مطلب جسکو
مصنف لکھتا ہے اوسکا وقوع کس نے بچشم خود دیکھا اور کس نے
کس سے کہا اور کس نے لکھا گو انجیل کے سرورق پر اون
شاگردون کے نام لکھے ہوے ہین کہ جنکے نام سے وہ مشہور
ہین مگر اس سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ یہہ اناجیل اونکی
تصنیف ہین مجیب صاحب فرماتے ہین کہ ان واقعات کے
دیکھنے والے یوحنا اور متی ہین اور سننے والے لوقا و مرقس جو
یوحنا و متی نے بچشم خود دیکھا وہی قلمبند کیا اور جو لوقا و مرقس
نے شاگردون سے سنا وہی لکھدیا - جواب یہہ جواب اس وقت
قابل توجہ ہوتا کہ جب آپ اشخاص مذکورہ بالا کے ہاتھ سے
لکھا جانا اناجیل کا ثابت کرتے حالانکہ آپ اس امر کے ثبوت
کا نام تک نہین لیتے پس جب تک آپ بنیادی کو دلائل
قطعیہ سے قایم نہ کرین تب تک یہہ خیالی پلاؤ آپکے بالکل

جی انجیل اس قول کے بموجب جو اوسکو تشریح مین لکھا ہے -
ہمکو اون وقایع نگارون نے جنہون نے بچشم خود دیکھا تھا سو
دیا بلکہ مینے از سر نو تحقیقات کر کے لکھا) قابل اعتبار نہین
صرف ڈکونسلا ہے - مجیب صاحب فرماتے ہین کہ لوکا تو خود
اوسی عہد کا اور شاگردون نے جو ان واقعات کو عینی ہو
ہین خاص الخاص رفیق تھے جواب لوکا خاص الخاص رفیق
تو اون کے فرضًا ہوں گے وہ تو فرماتے ہین کہ (بلکہ مینے از سر نو
تحقیقات کر کے خود لکھا - دیکھو لفظ (بلکہ) چاہتا ہے
ترقی کو پس یہان سے ثابت ہوا کہ کچھ اُن سے سنا تھا
اسکا اعتبار نکر کے اپنی تحقیقات کو لکھہ مارا اور انکی رفاقت
کو بالای طاق رکھکر کچھہ بھی لحاظ نہ کیا -
پھر حافظ صاحب نے لکھا تھا کہ انجیل متی کی تصنیف نہین کیونکہ
اُسکے باب ۹ کے ورس ۹ مین لکھا ہے - پھر جب مسیح وہان سے
آگے بڑھا تو متی نامی ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے
دیکھا الخ ظاہر ہے کہ یہہ وہی متی ہے کہ جسکے نام سے یہہ
انجیل مشہور ہے پس اگر اسکی تصنیف ہوتی تو یہہ اپنے
اپکو ضرور ایسی طور پر لکھتا جیسا کہ محاورہ ہے مثلاً مجھکو یا
مجھہ متی کو دیکھا نہ یہہ کہ ایک شخص کو دیکھا جسکا نام متی تھا
مجیب صاحب فرماتے ہین اگر متی نے اپنا نام بطریق محاورہ
نہین لکھا تو حافظ صاحب کا اس سے کیا نقصان ہو گیا
متکلم اپنا نام اسطرح پر نہین لکھہ سکتا دیکھئے موسی نے بھی اپنا نام
توریت مین اسطرح پر لکھا ہے - علاوہ اسکے قرآن مین بھی

کی ضرورت ہی جواب حافظ صاحب کچھ نقصان نہین ہے بلکہ فائدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اون کا دعوی کہ انجیل متی کی تصنیف نہین ثابت ہوگیا۔ اور موسیٰ کی کتاب کا حوالہ دینا بھی ایک لغزش ہے کیونکہ یہ کب فیصلہ ہوا کہ موسیٰ کی کتاب اوسی کی تصنیفات سے ہے بلکہ وہ بھی اناجیل کیطرح متنازعہ فیہ ہے۔ اور قرآن کی نسبت جو لکھا ہے اسپر ایک حکایت یاد آئی ہے کہ کوئی چار عطار رومان کے محلہ مین جا نکلا دہان تسم قسم کی عطرون کی بو جو دماغ مین گئی تو بیہوش ہوگیا اوسکے بھائی کو کسی نے خبر دی کہ فلانا اسطرح فلانے محلہ مین بیہوش پڑا ہے وہ شخص دانا تھا سمجھ گیا کہ اوسکا دماغ تو چمڑون کی بدبو سے بھرا ہوا ہے خوشبو کی جگہ دہان کونسی ہے اوٹھ کھڑا ہوا اور ساتھ ہی ایک برتن مین آگ رکھکر اوسپر کتے کا گوہ ڈالدیا جب اوس بیہوش کے پاس آیا تو وہ گوہ کی بو پاتے ہی ہوش مین آیا۔ حضرت سلامت قرآن شریف کا ایک ایک حرف فصاحت و بلاغت سے بھرا ہوا ہے آپکو اوس کے سمجھنے کی کیا طاقت ہے۔ علم معانی مین (التفات) ایک صنعت کا نام ہے اور التفات اوسکو کہتے ہین کہ مصنف کبھی متکلم کو غایب کرکے لکھے اور کبھی غایب کو متکلم چنانچہ اسی واسطے قرآن شریف مین یہہ صنعت مدنظر رکھی گئی ہے پس یہہ عیب کی بات نہین بلکہ ایک طرح کا لطف ہی برخلاف متی کے کہ غایب طور پر ہی ساری انجیل مین اپنا نام لیا بلکہ یہان اپنے تئین ایک شخص کرکے لکھا ہان اگر مجیب صاحب ایکدو بھی ایسی مقام دکھلاسکین کہ جہان اوس نے اپنے تئین بطور متکلم بیان کیا ہو تو ہم پھر یہہ اعتراض

نکرینگے پھر صاحب صاحب نے لکھا ہے کہ انجیل لوکا کے دیباچہ کی یہہ عبارت (یعنی خود تحقیقات کی اصاف جعلی ہونے پر دلالت کرتی ہے کیونکہ جب سامنے دیکھنیوالون کی زبان سے سن لیا تو وہان تحقیقات کی کیا ضرورت ہے مجیب صاحب فرماتے ہین کہ حافظ صاحب نے غلطی کھاکر بجای اپنے محذوفون کے لوکا کا نام لکھدیا ہے جواب حافظ صاحب نے کوئی غلطی نہین کی شاید آپکو اون مفسرین اناجیل نے غلطی کھائی ہوگی کہ جنکے بیان صاف جعلی ہونے دیباچہ انجیل لوکا پر دال ہین چنانچہ اسکاٹ صاحب اپنی تفسیر کے جلد دوم کے صفحہ ۳۰ پر دیباچہ انجیل مذکور لکھتے ہین۔ کہ ان چار آیتون مین لوکا کا دیباچہ ہے شاید جب تھوفلس کے پاس یہہ صحیفہ روانہ کیا تو اوس نے یہہ دیباچہ خط کیطرح لکھکر اوس کے پاس بھیجا اور تھوفلس نے اوسے کتاب کے سر سے برلگایا اور نقل کرنیوالون نے اوسکو کتاب کے ساتھ شامل کرلیا انتہی۔ دیکھو اس مفسر کے بیان سے تو سارا دیباچہ جعلی ثابت ہوتا ہے کیونکہ گو خط ملحقہ لوکا ہی کا تھا مگر چونکہ مصنف نے خود اوسکو اپنی انجیل مین نہین لکھا تھا اور نہ اسکو اپنی کتاب کا جزو بنایا اس لئے وہ بسبب الحاقی ہونیکے جعلی ثابت ہوا پس جس حالت مین جب تحریر اسکاٹ صاحب کا دیباچہ جعلی ثابت ہوا تو اس صورت مین اگر صاحب صاحب اوسمین سے کسی ایک آدھ فقرہ کو جعلی کہا تو کونسا گناہ کیا۔ پھر مجیب صاحب پرچہ ۱۵ ستمبر ۷۳ء مین فرماتے ہین کہ حافظ صاحب نے یوحنا کی انجیل کی نسبت تو کوئی اعتراض اس قسم کا کہ وہ غیر معتبر ہے نہین کیا الغلب ہی کہ وہ اسے معتبر سمجھتے ہون گے۔